ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

بدعت: تعارفی مباحث اور فقہاء کا نقطہ نظر

Bid'ah: Introductory Discussions and Jurisprudential Perspectives

☆**محمد طیب:** ایم ایس، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، شیخ زاید اسلامک سنٹر، یونیورسٹی آف پشاور

☆☆**محمد خبیب:** ایم ایس، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، شیخ زاید اسلامک سنٹر، یونیورسٹی آف پشاور

☆☆☆**حارث اللہ:** لیکچرار (ایچ اوڈی)، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز اینڈ ریسرچ، دی یونیورسٹی آف ایگریکلچر، ڈیرہ اسماعیل خان، خیبر پختونخوا

ABSTRACT

The term "Bid'ah" holds significant theological weight in Islamic discourse, representing innovation or novelty in religious practices. These abstract aims to delve into the literal and terminological dimensions of Bid'ah, examining how the concept has been interpreted by revered Islamic scholars, known as imams, who have played a crucial role in shaping the understanding of this term. Bid'ah, linguistically, refers to something new or introduced, but within the Islamic context, its meaning extends beyond mere novelty. The imams, may God have mercy on them, have expounded on the concept, providing nuanced perspectives through their sayings and teachings. This abstract seeks to elucidate the multifaceted understanding of Bid'ah as articulated by these esteemed scholars. In the theological realm, Bid'ah is categorized into two types: praiseworthy and blameworthy. The praiseworthy innovation involves acts that enhance the understanding or practice of religion without contradicting established principles. On the contrary, blameworthy innovation introduces elements inconsistent with the core tenets of Islam. The abstract will explore the subtle distinctions between these categories, shedding light on the imams' perspectives. Furthermore, the abstract addresses the contemporary challenges associated with Bid'ah. In today's era, there is a need to discern between valid reinterpretations and innovations that deviate from the essence of Islamic teachings. Scholars emphasize the importance of distinguishing between Bid'ah and authentic practices to prevent the proliferation of misguided innovations. By analyzing the imams' viewpoints and examining the theological intricacies surrounding Bid'ah, this abstract contributes to a comprehensive understanding of the term. It serves as a resource for scholars, theologians, and individuals seeking clarity on the nuanced discussions surrounding innovation in the Islamic tradition, thereby fostering a balanced approach in navigating religious practices in the modern age.

Keywords: Bid'ah**,** Praiseworthy Innovation, Blameworthy Innovation

تعارف

تعارف: اسلامی تعلیمات میں ایک مخصوص معنوں والی عبارت ہے جو دینی عملیں میں نئے اجتماعی یا عباداتی تجدیدیں یا تبدیلیاں کرنے کو کہتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی بھی عمل یا عبادت جو قرآن یا حدیث سے مختلف ہو، اسے "بدعت" کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ عام طور پر مختصر اور تشدد سے استعمال ہوتا ہے اور اس کا استعمال عام طور پر دینی بحرانیات یا فقہی منازعات کے دوران ہوتا ہے۔ بعض میں یہ لفظ مثبت معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ "بدعت حسنہ" جو دینی علوم میں نیا اور مفید علم یا عمل کو ظاہر کرتا ہے۔ اس لفظ کا درست مفہومی اہم ہے تاکہ لوگ بے لاگ کسی بھی عمل کو بدعت یا قدیمی عمل کی روشنی میں درستی کے ساتھ جھیل سکیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

بدعت کا مفہوم: بدعت کا لغوی مفہوم:

Dictionary and Terminological meaning of innovation

مجد الدين أبو طاهر محمد بن يعقوب الفيروزآبادى (المتوفى: 817ھ)

(والبدعة) بالكسر: الحدث في الدين بعد الإكمال، أو ما استحدث بعد النبي، صلى الله عليه وسلم، من الأهواء والأعمال،[1]

بدعت عربی زبان میں دین کی تکمیل کے بعد اس میں کسی نئی چیز کی ایجاد کو کہتے ہیں، یا ہر اس من مانی قول یا عمل کو کہتے ہیں جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایجاد کیا گیا ہو۔ کہا جاتا ہے" ابتدعت الشيء "میں نے فلاں شے ایجاد کی، جب کوئی قول یا عمل بلا کسی مثال سابق کے ایجاد کیا ہو، الغرض" بدع "کا لفظ کسی چیز کے بلا کسی مثال سابق ایجاد کے لئے ہی بولا جاتا ہے۔[2]

الشاطبي، ابراهيم بن موسى بن محمد اللخمي (المتوفي ھ) 790

" وأصل مادة بدع لاختراع على غير مثال سابق، و منه قول الله تعالىٰ "بديع السماوات والأرض"[3]، أي مخترعهما من غير مثال سابق الخ"[4]

ترجمہ: اور اصل اسکا "مادہ" ہے بدع یعنی بنانا کسی چیز کو بغیر کسی مثال سابق کے، اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "بديع السماوات والأرض" اسے بنایا گیا ہے آسمان اور زمین کو بغیر کسی مثال سابق کے۔

علامہ جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور الافریقی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 711ھ)

علامہ جمال الدین ابن منظور افریقی اپنی معروف کتاب "لسان العرب" میں علامہ ابن اثیر جزری کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حدیث پاک "کل محدثۃ بدعۃ" سے مراد صرف وہ کام ہے جو شریعت مطہرہ کے خلاف ہو اور وہ بدعت جو شریعت سے متعارض نہ ہو وہ جائز ہے۔ لکھتے ہیں:

البدعة : الحدث وما ابتدع من الدين بعد الإكمال. ابن السّكيت : البدعة كل محدثة وفي حديث عمر رضي الله عنه في قيام رمضان "نعمتِ البدعة هذه"[5]

---

[1] ۔المؤلف: مجد الدين أبو طاهر محمد بن يعقوب الفيروزآبادى (المتوفى: 817ھ) الكتاب: القاموس المحيط، باب العين، فصل الباء، تحقيق: مكتب تحقيق التراث في مؤسسة الرسالة، بإشراف: محمد نعيم العرقسُوسي، الناشر: مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت – لبنان، الطبعة: الثامنة، 1426 ھ 2005 م، ج/1ص/702۔

[2] ۔ إبراهيم بن موسى بن محمد اللخمي الغرناطي الشهير بالشاطبي(790ھ)الكتاب:الاعتصام، الباب الاول فی تعريف البدع وبيان معناها الخ، ج/1ص/45، الناشر: دار ابن الجوزي، الطبعة: الاولی 1429ھ۔

[3] ۔سورت بقرہ، آیت 117۔

[4] ۔ الشاطبي، ابراهيم بن موسى بن محمد اللخمي(المتوفي ھ)الإعتصام، الباب الأول في تعريف البدع وبيان معناها الخ، ج/1ص/45، الناشر: دار ابن الجوزي 790 للنشر والتوزيع، الطبع:1429ھ۔

[5] ۔ ابن منظور، الافریقی، لسان العرب، فصل الباء، ج/6ص/8۔

بدعت سے مراد احداث ہے یا ہر وہ کام جو اکمالِ دین کے بعد کسی دینی مصلحت کے پیش نظر شروع کیا گیا ہو۔ ابن سکیت کہتے ہیں کہ ہر نئی چیز بدعت ہے جیسا کہ قیام رمضان کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے نعمت البدعۃ ہذہ.

ابن اثیر کہتے ہیں بدعت کی دو قسمیں ہیں، بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ. جو کام اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کے خلاف ہو وہ مذموم اور ممنوع ہے، اور جو کام کسی ایسے عام حکم کا فرد ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے مستحب قرار دیا ہو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حکم پر برانگیختہ کیا ہو تو یہ اَمر محمود ہے اور جن کاموں کی مثال پہلے موجود نہ ہو جیسے سخاوت کی اقسام اور دوسرے نیک کام، وہ اچھے کام ہیں بشرطیکہ وہ خلاف شرع نہ ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے کاموں پر ثواب کی بشارت دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے اچھے کام کی ابتداء کی اس کو اپنا اجر بھی ملے گا اور جو لوگ اس کام کو کریں گے ان کے عمل کا اجر بھی ملے گا اور اس کے برعکس یہ بھی فرمایا: جس شخص نے برے کام کی ابتداء کی اس پر اپنی برائی کا وبال بھی ہو گا اور جو اس برائی کو کریں گے ان کا وبال بھی اس پر ہو گا اور یہ اس وقت ہے جب وہ کام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کے خلاف ہو۔ اور اِسی قسم یعنی بدعتِ حسنہ میں سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول ”نعمت البدعۃ ھذہ“ ہے پس جب کوئی کام افعالِ خیر میں سے ہو اور مقام مدح میں داخل ہو تو اسے لغوی اعتبار سے تو بدعت کہا جائے گا مگر اس کی تحسین کی جائے گی کیونکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس (باجماعت نماز تراویح کے) عمل کو ان کے لئے مسنون قرار نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند راتیں اس کو پڑھا پھر (باجماعت پڑھنا) ترک کر دیا اور (بعد میں) اس پر محافظت نہ فرمائی اور نہ ہی لوگوں کو اس کے لئے جمع کیا بعد ازاں نہ ہی یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں (باجماعت) پڑھی گئی پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس پر جمع کیا اور ان کو اس کی طرف متوجہ کیا پس اس وجہ سے اس کو بدعت کہا گیا درآں حالیکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول ”علیکم بسنّتی و سنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی“ اور اس قول ”اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر و عمر“ کی وجہ سے حقیقت میں سنت ہے پس اس تاویل کی وجہ سے حدیث ”کل محدثۃ بدعۃ“ کو اصول شریعت کی مخالفت اور سنت کی عدم موافقت پر محمول کیا جائے گا۔“

احادیث مبارکہ میں بدعت کا مفہوم:

In the blessed hadiths, innovation is mentioned

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

" عن عائشة رضي الله عنها، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «من أحدث في أمرنا هذا ما ليس فيه، فهو رد"[6]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے دین میں نئی بات نکالی جو دین سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے:

"عن عائشة،قالت قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم: من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو مردود"[7]

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسا عمل کیا، ہمارا دین جس کے مطابق نہیں تو وہ مردود ہے۔

ائمہ کرامؒ کے نزدیک بدعت کی تعریف اصطلاحی و مفہوم:

According to the imams, the definition of innovation is terminological and meaningful

1۔امام محمد بن اِدریس بن عباس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 204ھ)

امام بیہقی (المتوفی 458ھ) نے اپنی سند کے ساتھ "مناقبِ شافعی" میں روایت کیا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بدعت کی تقسیم ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"المحدثات من الأمور ضربان : أحدهما ما أحدث مما يخالف كتاباً أوسنة أو اثرًا أو إجماعاً فهذه البدعة ضلالة، و الثانية ما أحدث من الخير لا خلاف فيه لواحد من هذا فهذه محدثة غير مذمومة، قد قال عمر رضي الله عنه في قيام رمضان نعم البدعة هذه،[8] يعني إِنَّها محدثة لم تكن و إِذا كانت ليس فيها ردُّ لما مضي"

ترجمہ: محدثات میں دو قسم کے امور شامل ہیں: پہلی قسم میں تو وہ نئے امور ہیں جو قرآن و سنت یا اثر صحابہ یا اجماع امت کے خلاف ہوں وہ بدعت ضلالہ ہے، اور دوسری قسم میں وہ نئے امور ہیں جن کو بھلائی کے لیے انجام دیا جائے اور کوئی ان میں سے کسی (امرِ شریعت) کی مخالفت نہ کرتا ہو پس یہ امور یعنی نئے کام محدثہ غیر مذمومۃ ہیں۔ اسی لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رمضان میں تراویح کے قیام کے موقع پر

---

[6]۔ابو عبد اللہ البخاری(المتوفی256ھ)الکتاب: الجامع الصحیح البخاری، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علی صلح، ج3/ص184، الرقم 2697، الناشر: دار طوق النجاۃ، الطبع:1422ھ۔

[7]۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث4493۔

[8]۔ أبو عبد اللہ الجعفي البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب: صلاۃ التراویح، باب فضل من قام رمضان، ج3/ص45/الرقم 2010۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

فرمایا تھا کہ "یہ کتنی اچھی بدعت ہے یعنی یہ ایک ایسا محدثہ ہے جو پہلے نہ تھا اور اگر یہ پہلے ہوتا تو پھر مردود نہ ہوتا۔"

2۔علامہ ابن رجب حنبلی (795ھ) اپنی کتاب "جامع العلوم والحکم" میں تقسیم بدعت کے تناظر میں امام شافعی کے حوالے سے مزید لکھتے ہیں:

البدعة بدعتان : بدعة محمودة و بدعة مذمومة، فما و افق السنة فهو محمود، وما خالف السنة فهو مذموم.---المحدثات ضربان : ما أحدث مما يخالف كتابا أو سنة أو أثرا أو إجماعا فهذه البدعة الضلالة، وما أحدث فيه من الخير لا خلاف فيه لواحد من هذا و هذه محدثة غير مذمومة.،[9]

ترجمہ: حافظ ابونعیم نے ابراہیم بن جنید کی سند سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں۔

1۔بدعت، محمودہ: جو بدعت سنت کے مطابق و موافق ہو وہ محمودہ ہے۔ **2۔بدعت مذمومۃ:** اور جو سنت کے مخالف و متناقض ہو وہ مذموم ہے۔ اور انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول (نعم البدعۃ ھذہ) کو دلیل بنایا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مراد بھی یہی ہے جو ہم نے اس سے پہلے بیان کی ہے بے شک بدعت مذمومہ وہ ہے جس کی کوئی اصل اور دلیل شریعت میں نہ ہو جس کی طرف یہ لوٹتی ہے اور اسی پر بدعت شرعی کا اطلاق ہوتا ہے اور بدعت محمودہ وہ بدعت ہے جو سنت کے موافق ہے یعنی اس کی شریعت میں اصل ہو جس کی طرف یہ لوٹتی ہو اور یہی بدعت لغوی ہے شرعی نہیں ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے دوسری دلیل اس کی وضاحت پر یہ ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ محدثات کی دو اقسام ہیں پہلی وہ بدعت جو کتاب و سنت، اثر صحابہ اور اجماع اُمت کے خلاف ہو یہ بدعت ضلالہ ہے اور ایسی ایجاد جس میں خیر ہو اور وہ ان چیزوں (یعنی قرآن و سنت، اثر اور اجماع) میں سے کسی کے خلاف نہ ہو تو یہ بدعتِ غیر مذمومہ ہے اور بہت سارے امور ایسے ہیں جو ایجاد ہوئے جو کہ پہلے نہ تھے جن میں علماء نے اختلاف کیا کہ کیا یہ بدعت حسنہ ہے۔ یہاں تک کہ وہ سنت کی طرف لوٹے یا نہ لوٹے اور ان میں سے کتابت حدیث ہے جس سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور صحابہ کے ایک گروہ نے منع کیا ہے اور اکثر نے اس کی اجازت دی اور استدلال کے لیے انہوں نے کچھ احادیث سنت سے پیش کی ہیں اور اسی میں سے قرآن اور حدیث کی تفسیر کرنا جس کو قوم کے کچھ علماء نے ناپسند کیا ہے اور ان میں سے کثیر علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔ اور اسی طرح حلال و حرام اور

[9]۔ الكتاب: زين الدين عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السَلامي، البغدادي، ثم الدمشقي، الحنبلي (المتوفى: 795هـ) جامع العلوم والحكم ،ج2/ص787 ،تحقيق: الدكتور محمد الأحمدي أبو النور ،الناشر: دار السلام للطباعة والنشر والتوزيع ،الطبعة: الثانية، 1424 هـ 2004م

اس جیسے معاملات میں اپنی رائے سے لکھنے میں علماء کا اختلاف ہے اور اسی طرح معاملات اور دل کی باتیں جو کہ صحابہ اور تابعین سے صادر نہ ہوئی ہوں ان کے بارے میں گفتگو کرنے میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔

3۔اِمام علی بن اَحمد ابن حزم الاندلسی رحمة الله علیه (456 ھ)

اِمام ابن حزم اندلسی اپنی کتاب ''الاحکام فی اُصول الاحکام'' میں بدعت کی تعریف اور تقسیم بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"والبدعة كل ما قيل أوفعل مما ليس له أصل فيما نسب إليه صلي الله عليه وآله وسلم و هو في الدين كل مالم يأت في القرآن ولا عن رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم إلا أن منها ما يؤجرعليه صاحبه ويعذربما قصد إليه من الخيرومنها ما يؤجرعليه صاحبه و يكون حسنا و هو ماكان أصله الإباحة كما روي عن عمررضي الله عنه نعم البدعة هذه،[10]

ترجمہ: بدعت ہر اس قول اور فعل کو کہتے ہیں جس کی دین میں کوئی اصل یا دلیل نہ ہو اور اس کی نسبت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کی جائے لہٰذا دین میں ہر وہ بات بدعت ہے جس کی بنیاد کتاب و سنت پر نہ ہو مگر جس نئے کام کی بنیاد خیر پر ہو تو اس کے کرنے والے کو اس کے اِرادۂ خیر کی وجہ سے اَجر دیا جاتا ہے اور یہ بدعتِ حسنہ ہوتی ہے اور یہ ایسی بدعت ہے جس کی اصل اباحت ہے۔ جس طرح کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نعمت البدعۃ ہذہ قول ہے۔ اور یہ وہی اچھا عمل تھا جس کے مستحب ہونے پر نص وارد ہوئی اگرچہ پہلے اس فعل پر صراحتاً نص نہیں تھی اور ان (بدعات) میں سے بعض افعال مذموم ہوتے ہیں لہٰذا اس کے عامل کو معذور نہیں سمجھا جاتا اور یہ ایسا فعل ہوتا ہے جس کے ناجائز ہونے پر دلیل قائم ہوتی ہے اور اس کا قائل اس پر سختی سے عامل ہوتا ہے۔''

4۔اِمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 505ھ)

امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''احیاء علوم الدین'' میں بدعت کے حوالے سے رقمطراز ہیں:

" فليس كل ما أبدع منهيا بل المنهي بدعة تضاد سُنة ثابتة و ترفع أمرا من الشرع مع بقاء علته بل الابداع قد يجب في بعض الاحوال ---و أما الشبع فهو أشد هذه الأربعة

---

[10]۔صحیح البخاری، رقم الحدیث 2010۔/ أبو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الاندلسي، الكتاب: الإحكام في أصول الأحكام، الباب الخامس في الفاظ الخ، ج1/ص45، الناشر: دار الأفاق الجديدة، بيروت۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

فإنه يدعو إلي تهييج الشهوات و تحريک الأدواء في البدن فلتدرک التفرقة بين هذه البدعات.[11]

ترجمہ: ہر بدعت ممنوع نہیں ہوتی بلکہ ممنوع صرف بدعت وہ ہوتی ہے جو سنتِ ثابتہ سے متضاد ہو اور اس سنت کی علت کے ہوتے ہوئے اَمرِ شریعت کو اٹھادے (مزید برآں) بعض احوال میں جب اسباب متغیر ہوجائیں تو بدعت واجب ہوجاتی ہے اور بلند دستر خوان میں یہی بات تو ہے کہ کھانے کی آسانی کے لیے کھانے کو زمین سے بلند کیا جاتا ہے اور اس قسم کے کاموں میں کراہت نہیں ہوتی۔ جن چار باتوں کو جمع کیا گیا کہ یہ بدعت ہیں تو یہ سب برابر بھی نہیں ہیں بلکہ اُشنان (ایک بوٹی جو صفائی کے کام آتی ہے) اچھی چیز ہے کیونکہ اس میں نظافت ہے کیونکہ پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے غسل مستحب ہے اور اُشنان اس نظافت کو مکمل کرتی ہے اور وہ لوگ اس لیے استعمال نہیں کرتے تھے کہ ان کی عادت نہیں تھی یا انہیں حاصل نہیں ہوتی تھی۔ یا وہ نظافت سے زیادہ اہمیت کے کاموں میں مشغول ہوتے تھے بعض اوقات وہ ہاتھ بھی نہیں دھوتے تھے اور ان کے رومال پاؤں کے تلوے ہوتے تھے (یعنی پاؤں کے تلوؤں سے ہاتھ صاف کرلیتے تھے) اور یہ عمل، دھونے کے استحباب کے خلاف نہیں، چھلنی سے مقصود کھانے کو صاف کرنا ہوتا ہے اور یہ جائز ہے جب تک حد سے متجاوز عیاشی کی طرف نہ لے جائے۔ اونچے دستر خوان سے چونکہ کھانا کھانے میں آسانی ہوتی ہے لہٰذا یہ بھی جائز ہے جب تک تکبر اور بڑائی پیدا نہ کرے شکم سیری ان چاروں میں سے زیادہ سخت ہے کیونکہ اس سے خواہشات ابھرتی ہیں اور بدن میں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں تو ان چاروں بدعات میں فرق معلوم ہونا چاہیے۔“

5۔ اِمام مبارک بن محمد ابن اثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 606ھ)

علامہ ابن اثیر جزری حدیثِ عمر ”نعمت البدعۃ ھذہ“ (بخاری، رقم: 1906) کے تحت بدعت کی اقسام اور ان کا شرعی مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"البدعة بدعتان: بدعة هدًي، وبدعة ضلال، فما كان في خلاف ما أمر الله به ورسوله صلي الله عليه وآله وسلم فهو في حيز الذّم والإنكار،---(كل مُحْدَثة بدعة) إنما يريد ما خالف أصول الشريعة ولم يوافق السُّنَّة.[12]

---

[11]۔ أبو حامد محمد بن محمد الغزالي الطوسي،الكتاب:إحياء علوم الدين،كتاب آداب الأكل،الباب الأول: فيما لابد للمنفرد منه،ج2/ص3،الناشر:دار المعرفة،بيروت۔

[12]۔ ابن أثير جزري، النهاية في غريب الحديث والأثر، باب الباء، البدع، 1: 106

ترجمہ: بدعت کی دو قسمیں ہیں، بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ. جو کام اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کے خلاف ہو وہ مذموم اور ممنوع ہے، اور جو کام کسی ایسے عام حکم کا فرد ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے مستحب قرار دیا ہو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حکم پر برانگیختہ کیا ہو اس کام کا کرنا محمود ہے اور جن کاموں کی مثال پہلے موجود نہ ہو جیسے سخاوت کی اقسام اور دوسرے نیک کام، وہ اچھے کام ہیں بشرطیکہ وہ خلاف شرع نہ ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے کاموں پر ثواب کی بشارت دی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے اچھے کام کی ابتداء کی اس کو اپنا اجر بھی ملے گا اور جو لوگ اس کام کو کریں گے ان کے عمل کا اجر بھی ملے گا اور اس کے برعکس جو برے کام کی ابتداء کرے گا اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے برے کام کی ابتداء کی اس پر اپنی برائی کا وبال بھی ہو گا اور جو اس برائی کو کریں گے ان کا وبال بھی اس پر ہو گا اور یہ اس صورت میں ہے جب وہ کام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کے خلاف ہو اور اِسی قسم یعنی بدعتِ حسنہ کے بارے میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول "نعمت البدعۃ ھذہ" ہے پس جب کوئی کام افعالِ خیر میں سے ہو اور مقام مدح میں داخل ہو تو اسے لغوی اعتبار سے بدعت کہا جائے گا مگر اس کی تحسین کی جائے گی کیونکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باجماعت نماز تراویح کو ان کے لئے مسنون قرار نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند راتیں اس کو پڑھا پھر باجماعت پڑھنا ترک کر دیا اور اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ محافظت فرمائی اور نہ ہی لوگوں کو اس کے لئے جمع کیا، بعد میں نہ ہی یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں باجماعت پڑھی گئی پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس پر جمع کیا اور ان کو اس کی طرف متوجہ کیا پس اس وجہ سے اس کو بدعت کہا گیا درآں حالیکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول "علیکم بسنّتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی" اور اس قول "اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر و عمر" کی وجہ سے حقیقت میں سنت ہے پس اس تاویل کی وجہ سے حدیث "کل محدثۃ بدعۃ" کو اصول شریعت کی مخالفت اور سنت کی عدم موافقت پر محمول کیا جائے گا۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

6۔اِمام ابو محمد بدر الدین محمود العینی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی855ھ)

اِمام بدر الدین عینی بدعت کی تعریف اور اس کی تقسیم بیان کرتے ہوئے ''عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری'' میں رقمطراز ہیں:

"البدعة في الأصل احداث أمرلم يكن في زمن رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم . ثم البدعة علي نوعين اِن كانت مما يندرج تحت مستحسن في الشرع فهي بدعة حسنة و اِن كانت مما يندرج تحت مستقبح في الشرع فهي بدعة مستقبحة.[13]

ترجمہ: بدعت اصل میں اُس نئے کام کا بجالانا ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں نہ ہوا ہو پھر بدعت کی دو قسمیں ہیں اگر یہ بدعت شریعت کے مستحسنات کے تحت آجائے تو یہ ''بدعتِ حسنہ'' ہے اور اگر یہ شریعت کے مستقبحات کے تحت آجائے تو یہ ''بدعتِ مستقبحۃ'' ہے۔''

7۔اِمام جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 911ھ)

امام جلال الدین سیوطی اپنے فتاویٰ ''الحاوی للفتاوٰی'' میں علامہ نووی کے حوالے سے بدعت کی اقسام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" أن البدعة لم تنحصر في الحرام و المكروه، بل قد تكون أيضاً مباحة و مندوبة وواجبة. قال النووي رحمة الله عليه في تهذيب الأسماء واللُّغات، البدعة في الشرع هي إحداث ما لم يكن في عهد رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم وهي منقسمة إلي حسنة و قبيحة، وقال الشيخ عز الدين بن عبدالسلام رحمة الله عليه في القواعد : البدعة منقسمة إلي واجبة و محرمة و مندوبة و مكروهة و مباحة ۔[14]

ترجمہ ''بدعت حرام اور مکروہ تک ہی محصور نہیں ہے بلکہ اسی طرح یہ مباح، مندوب اور واجب بھی ہوتی ہے جیسے کہ امام نووی اپنی کتاب ''تہذیب الاسماء واللغات'' میں فرماتے ہیں کہ شریعت میں بدعت اس عمل کو کہتے ہیں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہ ہوا ہو اور یہ بدعت، بدعت حسنہ اور بدعت قبیحۃ میں تقسیم ہوتی ہے اور شیخ عزالدین بن عبد السلام اپنی کتاب ''القواعد الاحکام'' میں کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ بدعت کی تقسیم واجب، حرام، مندوب، مکروہ اور مباح کے اعتبار سے ہوتی ہے اور فرماتے ہیں کہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہم بدعت کو شریعت کے قواعد پر پیش کریں اگر وہ بدعت قواعدِ ایجاب کے تحت داخل ہو تو واجب ہے اور اگر قواعد تحریم کے تحت داخل ہو تو حرام ہے اور اگر قواعدِ

---

[13]۔ عيني، عمدة القاري شرح صحيح البخاري، باب فضل قيام الرمضان، 11 : 126

[14]۔ عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ) الكتاب: الحاوي للفتاوي، كتاب الصداق، باب الوليمة، حسن المقصد فى عمل المولد، ج1/ص225، الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر، بيروت لبنان، عام النشر: 1424 هـ 2004 م۔

اِستحباب کے تحت داخل ہو تو مستحب ہے اور اگر کراہت کے قاعدہ کے تحت داخل ہو تو مکروہ اور اباحت کے قاعدہ میں داخل ہے تو مباح ہے اور انہوں نے ان پانچ اقسام کی مثالیں بیان کی ہیں جیسے کہ بدعت مندوبہ کی مثال سرائے اور مدارس وغیرہ کا تعمیر کرنا اور ہر وہ اچھا کام جو پہلے زمانے میں نہیں ہوا جیسے کہ نماز تراویح اور علم التصوف کے متعلق گہری معلومات اور مجادلہ سے متعلق معلومات وغیرہ اور اسی میں سے رضائے الٰہی کے لئے مسائل میں استدلال کے لئے محافل کا انعقاد کرنا ہے وغیرہ وغیرہ۔"

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول "نعمت البدعۃ ھذہ" کے ذیل میں نماز تراویح کو بدعت حسنہ قرار دیتے ہوئے علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں:

28. عن عمر أنه قال في التراويح : نعمت البدعة هذه،[15] --- عن الشافعي قال : المحدثات في الأمور ضربان، أحدهما ما أحدث مما خالف كتابا أو سنة أو أثرا أو اجماعا فهذه البدعة الضلالة. والثاني ما أحدث من الخير وهذه محدثة غير مذمومة و قد قال عمر في قيام شهر رمضان : نعمت البدعة هذه. يعني أنها محدثة لم تكن.[16]

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے تراویح کے بارے میں فرمایا یہ کتنی اچھی بدعت ہے اور رات کا وہ حصہ جس میں لوگ سو جاتے ہیں یہ حصہ اس سے بہتر ہے آپ نے اسی وجہ سے اسے بدعت کا نام دیا یعنی بدعت حسنہ۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ چیز آقا علیہ السلام کے زمانے میں نہیں تھی۔ اور اس پر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نص پیش کی ہے اور پھر ائمہ کی جماعتوں نے بھی اس کی وضاحت کی ہے۔

ان میں سے ایک شیخ عزالدین بن عبد السلام ہیں جنہوں نے بدعت کو پانچ قسموں میں تقسیم کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ جیسے مندوب کی مثال نماز تراویح ہے اور ان سے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "تہذیب الاسماء واللغات" میں نقل کیا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ امام بیہقی نے بھی اپنی سند کے ساتھ مناقب شافعی میں بیان کیا ہے۔ امام شافعی سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا محدثات الامور کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک احداث ایسا ہے جو کہ کتاب، سنت، اثر صحابہ (یعنی قول صحابہ) اور اجماع کے مخالف ہے وہی بدعت ضلالہ ہے اور دوسرا احداث جو کہ خیر میں سے ہے اور یہ احداث غیر مذموم ہے جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ماہ رمضان میں قیام (یعنی نماز تراویح) کے بارے میں کہا "نعمتِ البدعَة هَذِهِ" یہ کتنی اچھی بدعت ہے، یعنی یہ ایسا محدثہ ہے جو پہلے نہیں تھا۔"

[15]۔ مالک. المؤطا. باب ما جاء في قيام رمضان. 1/114. رقم : 250

[16]۔ عبد الرحمن بن أبي بكر ، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911ھ) الكتاب: الحاوي للفتاوي. المصابيح في صلاة التراويح. ج/1ص414. الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر . بيروت لبنان. عام النشر: 1424ھ 2004م

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

خلاصہ کلام

بہر حال ایک بدعت لغوی ہے دوسرا بدعت شرعی ہے ۔**بدعت لغوی:** بدعت لغت کے اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ کسی چیز کو بغیر مثال سابق یعنی جو چیز ابھی بنا گیا ہے اس چیز کی طرح اس سے پہلے کوئی چیز نہیں بنا یہ چیز پہلی بار بن گیا۔**بدعت شرعی:** جو کام نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں نہیں پایا گیا ہو اور بعد میں کسی نے نیا ایجاد کیا ہو تو دیکھا جائیگا کہ وہ نیا کام نبی ﷺ کے سنت کے مطابق ہے یا مخالف اگر موافق ہے تو یہ بدعت حسنہ سے ائمہ تعبیر کرتے ہے اور اگر سنت کے مخالف ہو ائمہ کرامؒ اس کو بدعت مذمومہ تعبیر کرتے ہے۔ جس کے بارے میں احادیث مبارکہ میں وعید آیا ہے۔